منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ باخاتم دہرآمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بالتوریہ انجیل بانجیل ۔ گویان صفت وسیرت مبرد محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہے تاختم دوران | شایع رہے بازار تزئین | آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری بنگلور | جلد ۱۴

مثنوی

حمد و نظم ہدایت جناب منشی سید عبدالحی صاحب سبزواری ادام مجدہٗ

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لاشریک یاہو
تجھ کو نہین زن ہے، اور نہ فرزند — مانباپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہے ہر اک شی — ہر دل مین تری جگہ نہان ہی
احسان ترا ہی کیا فراوان — منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو — حادث سب اور قدیم ہے تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
قہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے لگ مین لیجاوے
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر رحمت خروش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمہ رحمت الٰہی — خورشید چہر خ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور — بے سایہ تہا جسکا جسم اطہر

سرونتہ انبیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اوس پر
بعد اس کے ای ناظرین منشور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا
منشور محمدی یہی ہے
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت
اسپر گذرے ہے تیرہوان سال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین
صورت پر اس کے یہ جوانی
ہر ایک ورق ہی کاغذ زر
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے
حرفون مین بھری ہے کب سیاہی
ایسا اخبار صدق آثار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا
ہے پانچر دیہ قیمت سال
امید ہے صاحبان ہمت

سردار اصفیا محمدؐ
اس کے اصحاب پر مسرت
ای پاک دلان بذل معمور
دین حق کا ہے اس سے چرچا
توقیع سرمدی یہی ہے
دیندار دنگو ہے فرزند ملت
ہی چودھوان سال اسکو فی الحال
شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین
دیتی ہے لطف زندگانی
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے
ہے چشم پری کی روشنائی
ہے تمسے شیوع کا طلبگار
ہر عشرے مین کمال اپنا
کیا چیز ہے اسکے رد برد مال
قیمت دیوین گے حسب طاقت

ہی التماس دعائے سبزواری	
ہی اسکو۔ کہے ہمیشہ جاری	
حامدا و مصلیا	

بخدمت عالی دین لطیف جناب مولوی محمد شریف صاحب
زاد عنایتہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ گذارش
آنکہ مضمون ذیل برا و عنایت درج اخبار فرماوین۔
عرصہ دو ماہ سے مولوی نیاز احمد صاحب عرف پیران
پیر واعظ و انصاری جامع مسجد صدر پونہ مین مقیم ہین
اور ہمیشہ پادریون سے مباحثہ و مناظرہ کرتے ہین ان کی شہرت
ایک عالم مین برپا ہوگئی ہے چنانچہ ایک شخص مسمّی سنگہ
نامی قوم سکہ باشندہ تحصیل گنگسر علاقہ پنجاب جسکو پادریون
نے بارہا بطمع دنیاوی در غلانا چاہا تہا مگر ہادی المضلین
کے فضل سے اسکی رہبری مولوی صاحب نے کی اور بعد
بیان فضائل دین محمدی راہ راست پر لانے بعد نماز
ظہر کلمہ طیبہ ملقین کیا اور نام میان علیم الدین رکہا
بعد اسکے ایک شخص معہ اہلیہ و دختر و برادر سے جماعت
کثیرہ مشرف باسلام ہوئے مشہور نومسلم کا نام رحیم الدین
و زوجہ نومسلمہ کا نام عایشہ بی اور لڑکی کا نام
دانیل رکہا گیا غرضکہ مولوی صاحب صدر شب و روز
دین متین کی ترویج مین رہتے ہین بیس کے سات آدمی
رنگ آباد مین اور چار آدمی میان مسلم ہوئے۔
راقم خیر خواہ مسلمین۔ زیونہ صدر بازار۔

بقیہ اختلاف انجیل

نمبر ۷۔ نورگاہیل پیسٹن چار انجیل فلسطین کمپنی
کی چاپ لوسٹن ترجمہ ذاکر روبنسن اس مین سب سے
اختلاف ہے۔
نمبر ۸ فورنگاہیل ایچ سیمور کی چاپ لوسٹن اس
مین بھی بہت اختلاف ہے۔
نمبر ۹ ولسن کی کتاب در باب مقابلہ و تحقیق اختلاف
اناجیل سے چاپ لوسٹن۔
نمبر ۱۰ جان ٹیلر کی کتاب چاپ لندن در باب
ہر فادر کی اناجیل مختلفہ سے بیان مین۔
نمبر ۱۱ ڈی ڈیو ڈسن کی کتاب کینن چاپ لندن
بیان مین اسباب سے کہ ہر کونسل مین اصلاح و ترمیم
بائبل پر ہوتا گیا۔
نمبر ۱۲ جان چیڈ ویک کی کتاب بائبل لوڈی
چاپ نیو یارک اس بیان مین کہ کس زمانہ مین
کس فرقہ نے بائبل اپنی مذہب کے تائید پر درست
کیا اور ہر ایک فرقہ ایک دوسرے کی بائبل کو
غلط کہتا تہا۔
نمبر ۱۳ بلرس لایف آف سینٹس اینڈ فادرس
۱۲ جلد اس مین مذکور ہے کہ کس قدر اناجیل علاوہ
مجموعہ عہد جدید کی حواریون کی ہے اور کلیسیا
مین مقبول رہی۔
نمبر ۱۴ ری نن کی لایف آف جیسز اس مین یہ
بیان ہے کہ عہد جدید زمانہ کونسل قسطنطین اعظم
سے موجود پائے اور قبل اس کے اناجیل اربعہ نہی
نمبر ۱۵ پارکر تیو ڈور امریکن چاپ لندن
اس بیان مین کہ قرن ماہ مسیحی قبل تیسری صدی
سے اپاذکریفل گاسپل نامی انجیل رکہتے تہے یعنے

بسکا ذکر قرآن مین ہے اور اسمین اقرار ہے کہ قرآن
من جانب اللہ و منزل من اللہ و آنحضرت رسول اللہ
ہین یہ فرقہ تثلیث کہلاتا ہے لاکھون اسوقت انگلنڈ
و امریکہ مین ہین لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ
کر جون مین نمازون مین پکارتے ہین -

نمبر ۶ اکتاب الجبر کی فیوچیر آف لایف اس بیان
مین کہ بائبل کوئی کتاب مستحکم نہین ہے جسکی عبارت
پر یقین کیا جاوے -

نمبر ۷ ہسٹوری آف دی چرچ بائی جوسیفس جو
کہ ۳۷ ع مین لکھی گئی اور اس وقت مین کوئی
انجیل موجود نہ تہی -

نمبر ۸ ایوسی بی اس چرچ ہسٹوری بشپ چہارم
صدی کا کینن گاسپل سے فہرست دیتا ہے جو کہ اس
سے زیادہ ہے اور یہ بتاتا ہے کہ قبل قسطنطین کے
کوئی نسخہ انجیل کا نہ تہا - یہ سب کتب نزد حقیر
موجود ہین -

جسقدر کتابین نزد حقیر تازہ ولایت سے آئی ہین
اگر سب کو لکھون تو ایک کتاب ہو جاوے بطور
نمونہ کے چند کتاب کا نشان واسطے معائنہ ناظرین
کے ہدیہ احباب کر دیا مسلمانون کو کچہ حاجت نہین
ہے کہ رد نصاری مین اپنی قابلیت صرف کرین
اب اسوقت مین بوجہ قانون آزادی کے لندن
و امریکہ مین ہزارون کتابین تردید بائبل و تردید
مذہب عیسائی مین چھپ گئے ہین اور علانیہ بکتی
ہین اور عمدہ کتابین ترجمہ زبان جرمن و فرنچ کا
ہے اور جسکا جواب کچہ ہو نہین سکتا ہے
وہ سب موحد و خدا پرست ہین اور یہ فرقہ
فرقہ کو ہر گانون سے ہر شہر مین ہین اپنا جلسہ
کرتے جاتے ہین دو ہر ماہ و ہر سال مین جلسہ عیسائی
تثلیث پرست کو اپنی مذہب مین کھینچ لیتے اور تثلیث
پرستی سے توبہ کراتے ہین اور توحید پرست فرقہ
اسکا بقید و رجسٹر اخبار مین چھاپکر مشتہر کرتے
ہین اس جماعت کا واعظ و مبلغ واسکول و مسجد
انگلنڈ و امریکہ مین بکثرت ہین اسلام کی حامی اور
قرآن کی قائل نبوت پیغمبر عرب سے ثابت کنندہ اور
عیسائی مذہب کے باطل کنندہ ہین حقیر سے مراسلت
خطی ایسی ہے اور ہر کتاب ان کی تائید اسلام
و ابطال دین نصاری مین گوہر بے بہا ہین جس نے
ان کتابون کو دیکھا ہے اوسکی انکھون مین دین
نصاری بے قدر ہے اور حقیقت دین اسلام کی
اوسکی قلب پر خوب روشن ہو جاویگی جبکا دل چاہے
جس مسئلہ عیسائی مین حقیر سے پوچھے بقدر ضرورت
اسی غرض سے منگائی ہے کہ عامہ مسلمین کو آگاہی
حاصل ہو اور مغالطہ مسیحیان مین بند نہ جاوین
اور شان مقدس اسلام سے واقف ہو رہے یہ کتابین
واسطے غلبہ اسلام کے مباحثہ مین نہایت قوی
دست آویز ہے جس سے مسلمان محروم و بے نصیب
تہے ان کتابون کے دلائل سے عیسائی بہاگتے ہین
پادر صاحب کہتے ہین کہ یہ مجموعہ عہد جدید کا نہ
تہا سیرین چرچ ابی سی نین چرچ سوسی ان چرچ

اہل اوفاق ۔ کی اوفات سنیہ ان پر گ
والون پاس دوسرے انجیلین تین یونی تیرین
نرقے پورانی کلیسیا کی بشپ سے اقوال سے ثابت
کیا ہے کہ تثلیث والوہیت وکفارہ وشفاعت و
تیرے روز زندہ ہونا واصطباغ وعشاء ربانی
کو نہین مانتے ہین اور ان مسائل سے بطلان مین
بیشمار کتابین چھاپ دئے ہین بیس کتاب اس فرقہ
سے نزد فقیر کے موجود ہے اور علماء فرقہ ڈیسٹ
وای تہیسٹ کی اہل جرمن و فرانس ہین اور دونو
زبان کی کتابین انگریزی مین ترجمہ ہو کر سے چھپ
گئے ہین اور ان لوگون کا عظیم حملہ بائبل اور عیسائی
کی مخالفت مین ہے اور یونی تیرین یعنے موحدین
اور تہیسٹک چرچ یعنے قرآن سے ماننے والے امریکہ
وانگلنڈ مین جم غفیر ہین اور سب تصانیف اسدرجہ
پر ہین کہ اوس کی خریداری مین دولت وافر
درکار ہے ان فرقون کے بائبل و دوسرے ہی عقاید
اور تفاسیر و تواریخ دیگر ہین پر اوتسنٹ اپنی
تائید مذہب پر بائبل کو مرتب کر رکھا ہے اور دولایت
مین بیسون طرحکی بیسون فرقون کی جداگانہ طرز
پر چھپ گئی ہے نزد حقیر ہر قسم کا مواد ہر فرقہ عیسائے
مذہب کا موجود ہے یونی تیرین اور تہیسٹ کے
تفاسیر عہد جدید کی مذہب اسلام سے بالکل متحدی
جو جو کتابین مرتد باسلام ہین وہ نایاب و کمیاب
وعنقا صفت ہے مگر پچاس برس کے عرصہ مین جا بجا
بلاد یورپ مین عبرانی و یونانی و سریانی و

لیٹن و جرمن و فرانس سے ترجمہ ہو کر چھپین
کہ ساری قلعی ومغالطہ وہی تثلیث وصلیب
پرستون کی کھل گئی اور اس سے دیکھنے
بدرجہ غایت عیسائیت سے نفرت پیدا ہوئی
ہے وقت نزول قرآن کے نہ یہ بائبل مروج
تھی و نہ یہ عیسائی تھے اوسوقت مین انسورین
واریرین و نارزرین و سیرین و گریک و ایجپشن
تھے اور یہ سب فرقہ افرقہ وایشیا کوچک و فارس
و ترکستان مین بحالت ضعف و تنگ حالی مین ہے
اور اکثر فرقہ جو کہ زمانہ آنحضرت مین تھے اسوقت
مین مفقود و معدوم ہے یہ زیادہ وجہ ہے ہی کہ
مذہب اسلام و اسوقت کے عیسائی سے تکرار و
مخالفت کی ہے مگر کتب تواریخ انگریزی سے سب تذکرہ
ان کا بخوبی ملتا ہے اور فرقہ تہیسٹ نے بالکل
نشان لگا لگر سے قرآن سے میل و موافقت ظاہر
کر دیا ہے کہ مسلمانون کو کمال درجہ مین سہل و
آسانی ہو گئی ۔

المحرر سید احمد حسین محلہ حاجی گنج بلدہ عظیم آباد پٹنہ

بقیہ جواب نبوت محمدی کی تحقیق متعلق نور افشان نمبر ۴۰

قولہ علاوہ ازین اور بہت سی قرآنی آیتین ہین
جن سے واضح ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ
نہین دکھایا ۔

اقول برخاص و عام کو معلوم ہوگا کہ ہر ایک شخص
مدعی اپنے دعوے کو حتی الامکان غیر مکمل نہین چھوڑتا

اور یہ دلیل دعوے کے ثابت کر دکھاتا ہے اور جو قوی
دلائل ہوتے ہین اونہین سے پہلے کام لیتا ہے اور
جو باتین اسکی دعوے کے خلاف ہوتے ہین اونکو
چھوڑ دیتا ہے لیکن یہ عادت محققین حق پرست
کی ہے جہلا و عوام کو نہ دلیل سے کام ہے نہ اپنی
دعوے کی تکمیل سے غرض نہ اونکو الیسے حق منشور
ہے اون کا حال مثل اسپ سرکش و بے لجام کی ہے
کہ جدہر موقعہ ملا یا چل دیا اپ خراب ہوا سوار
کی جان پر آفت لایا ایسے لوگ واقع مین دین کے
قطاع الطریق ہین جیسے دنیوی قطاع الطریق اوٹ
مار کرکے پہاڑون اور غارون مین روپوش ہوجاتے
ہین ایسے ہی یہ لوگ دعوی بے دلیل کرکے مقدس شون
پر الزام بے جا لگاکر میدان تحقیق سے رفو چکر بنجاتے
ہین پھر اون کا سراغ نہین ملتا سو ایسے ہی ہمارے
نامہربان نئی روح والے منصور نے کیا کہ سورۂ بنی
اسرائیل و عنکبوت و انعام سے جن مین معجزات آنحضرت
کا خاص اثبات ہے چار آیتین لکھکر انکل پچو دعوی
کیا کہ ان آیتون مین آنحضرت نمائی سے مجبور ہین
اس سے بعد یہ دعوی (کہ اور بھی سوائے ان آیتون
کی ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے کوئی
معجزہ نہین دکھایا) کیا حالانکہ وہ چار دن آیتین
جو مدرس صاحب نے اپنے دعوی کے اثبات مین
نقل کی ہین آنحضرت سے معجزات کا پورا تکملہ ہین
جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا اور ضمناً یہان بھی
ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے مثلاً پہلی آیت سے

اوپر کی آیت مین اور دوسری آیت سورہ عنکبوت
کی آٹھ کی آیت مین ایسے جلیل الشان و عظیم ترین معجزہ
کا بیان ہے کہ جبتک دنیا اور اہل دنیا باقی ہین وہ
معجزہ بھی باقی ہے برخلاف معجزات دیگر انبیا کے کہ
ساعت و ساعت یا روز و روز و زیادہ ماہ و سال
سے گئے بیتا اور پھر اوسکا وجود باقی نہ رہتا تھا اور ان
دو آیات اول مین وہ معجزہ ہے جسکا وجود نہ بعثت
آنحضرت سے ابتک برابر بلا تغییر و تبدیل چلا آتا ہے
اور چلا جائیگا۔ کہ قل لئن اجتمعت الانس والجن
علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن الی آخرہ الایۃ۔
اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب۔ الی آخرہ۔
پہلی آیت مین منکرین کو ترغیب دلائی کہ جیسے فصاحت
و خوبی کلام و تعلیم عمدہ قلیل العبارۃ و کثیر المعانی کے
ساتھ الفاظ قرآن مرتب ہین ایسے الفاظ بنا لادین
اور اس بنانے مین ایک دوسرے کے حامی و مدد ہوین
تو ہرگز نہ بنا سکین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آجتک
کوئی منکر مماثلت قرآن مین ایک سورۃ کیا ایک لفظ
بھی نہ بنا سکا۔ دوسری آیت مین منکرین کا عجز بمقابلہ
قرآن منصوص ہے اور آجتک کسی نے اس عجز کو دعوے
قرآن کے مقابل رفع نہ کیا۔ پس اس سے بڑکر اور کیا
معجزہ ہوگا کہ زمانہ آنحضرت مین ہزاردن فصحاء نامی
و گرامی موجود تھے جنکی تصانیف پُر فصاحت ابتک
موجود ہین مگر بمقابلہ فصاحت قرآن اونکا کلام ہیچ ہے
ہان اہل دنیا کی فصحا کی فصاحت ان فصیحون کے تصانیف
کی ہم سنگ ہین اور آنحضرت محض امی مگر سب فصحا انکی

نبوت کو دیکھکر عاجز تھے اور جن کو خدا نے توفیق
دی سو ہا اسی معجزہ فصاحت کی برکت سے مشرف باسلام
ہوئے ۔ اور تیسری آیت سورہ انعام کی اوسمین
تو آپ کی بے شمار معجزون کا بیان ہے جیسا کہ منصوص
ہے کما مر یو منوا بہ اول مرۃ الی آخرہ الآیۃ ۔ یعنے
جس طرح سے پہلے معجزون شق القمر وغیرہ کو دیکھکر ایمان
نہین لائے تو اگر فرشتہ اگر یا مردہ زندہ ہوکر آپ
کی تصدیق کرین یا گروہ گروہ کل موجودات و مخلوقات
وحدت الٰہی اور نبوت حضرت رسالت پناہی کی
شہادت دین تو کب ایمان لائینگے اس آیت سے صاف
ہین ہے کہ آپ نے لاشمار معجزات اس سے پہلے دکھائی
تھے ۔ اور اسی طرح چوتھی آیت متمسکہ مدرس صاحب
جسکی اول الفاظ آپ اپنی نیک نیتی سے چھوڑ گئے تھے)
آنحضرت کی اکثر معجزات کا مذکور ہے کہ قل انی علی بینۃ
من ربی وکذبتم بہ ۔ کہ مین نے اپنی رب کی حکم سے
معجزات دکھلائی اور تم نے تکذیب کی ۔
یہ مدرس صاحب کی دعوی و دلائل تحریری کا حال
ہے کہ جو آیات اثبات معجزات مین وارد ہین ان کو
آپ انکار معجزہ کی دلیل مین لکھتے ہین اور جہان اپنکا
صاحب معجزات عظیمہ ہونا منصوص ہے وہان مدرس صاحب
یہ دعوی کرتے ہین کہ معاذ اللہ آنحضرت معجزہ نمائی سے
مجبور تھے ۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد
ناظرین خفیفین خوب غور فرمائین کہ جب ان چار آیتون
آیت متمسک بہ تین کو وہ خود نے اپنی گمان مین پیش
نہ کیا تھا ۔ کیون ٹھہرائے ہین آنحضرت کی معجزات

باوجود بلا تاویل و توجیہ مثبت ہین تو ان بانچ
ہین (جن کو انہون نے دفع الوقتی فقط اس لکھنے پر
کیا کہ علاوہ ازین اور بہت قرآنی آیتین ہین کہ جن سے
واضح ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا)
اپنکی معجزات و اثبات رسالت کیسے کچھ منصوص ہوئی
قیاس کن زگلستان من بہار مرا
مگر کیا ہی بہتر ہوتا کہ جو ان سب آیتون کو لکھدیتے
ہم اون کی خدمت مین التماس کرتے ہین کہ براہ مہربانی
آپ اون بہت سی آیتون کو ضرور لکھین اور مرد
میدان بنین ۔
قولہ چونکہ ہماری مدعا سے ثابت کرنیکو یہی آیتین
کافی ہین بدین سبب ان سبکا لکھنا طوالت سمجھا گیا ۔
اقول ناظرین اس جملہ اور پہلے جملہ کو (کہ علاوہ ازین
اور بہت سے قرآنی آیتین ہین جن سے واضح ہوتا ہے
کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ نہین دکھایا) خوب تامل سے
ملاحظہ فرمائین کہ مجیب صاحب کیا کہتے ہین پہلے تو
یہ دعوی کیا تہا کہ سوائے ان چار آیتون کی اور بہت
سی آیتین ہین جن سے کوئی معجزہ دکھانا آپکا ثابت نہین
ہوتا اب اسی دعوے کے ذیل مین پہلے دعوے کو چھوڑکر
فورا یون دعوی کیا کہ ہماری مدعا کے ثابت کرنے
کو یہی چار آیتین کافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ وہ
بہت سی آیتین (جو مجیب صاحب کے دل مین ہین) بوجہ
نا کافی ہونے اثبات مدعا کے چھوڑ دی گئین ۔ اگرچہ
اس سے ہم کو چنداں تعرض نہین لیکن ہم یہ خیال ضرور
کرتے ہین کہ مجیب صاحب سے دعا کیجے جلد جلد بدلتے

اب وہ جو پیش اپنی اثبات معجزات سے آپ نے کافی سمجھے ہین نہین مین آپ کے معجزون کا تمام و کمال اثبات سے چنانچہ اوپر لکھا گیا اب منصفین ہین او ر انصاف۔

قولہ شاید اس مقام پر کوئی کہے کہ خداوند مسیح نے بھی متی ۱۲ باب ۳۸ مین معجزہ دکھانے سے انکار کیا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ خداوند نے معجزہ دکھانے سے انکار نہین کیا بلکہ ایسے عجیب و غریب معجزہ دکھانے کا وعدہ کیا کہ روز ازل سے آجتک نہ کسی نے دکھایا اور نہ دکھا سکتا ہے اور نہ کوئی جادو وغیرہ کا احتمال ہو سکتا ہے یعنے مسیح تین دن مرکر جی اوٹھنا چنانچہ اس وعدہ کی موافق مسیح مرا اور دفن ہوا اور تیسرے دن جی اوٹھا دیکھو آخر باب ہر چہار اناجیل مقدس۔

اقوال اناجیل مین اکثر جگہ مسیح علیہ السلام نے انکار معجزہ فرمایا ہے از آن جملہ چند مقامات پہلے نمبر مین ہم نے بحوالہ مرقس ۶ باب ۵ متی ۱۳ باب ۵۸ یوحنا ۶ باب ۳۰-۳۲- لوقا ۳ باب ۸-۱۱- ایضاً ۱۲ باب ۶۳ متی ۲۶ باب ۶۷ و ۶۸- مرقس ۱۴ باب ۶۵ متی ۱۲ باب ۳۸-۱۶ باب ۱-۴- لوقا ۱۱ باب ۲۹-۳۰- مرقس ۸ باب ۱۱ و ۱۲ متی ۱۲ باب ۱۲-۱۴- یوحنا ۱۹ باب ۹ و ۱۰ مرقس ۱۵ باب ۲-۶ پہلا کرنتھی ۱ باب ۲۱-۲۳- ناظرین کے پیش کر دئے ہے جن مین شدید و غلیظ الفاظ سے جناب مسیح نے خواستگاران معجزات کو تعنا روک دیا ہے اور بجز متی ۱۲ باب ۳۸ کی آیندہ معجزہ دکھلانے کا وعدہ بھی نکیا ہے اور صاف انکار کیا ہے کہ مین ایک معجزہ بھی نہ دکھاونگا سو منجملہ اس کثرت انکار معجزہ مسیح کے سب آیات مندرجہ بالا کے جواب سے عاجز اگر آپ فقط ایک آیت متی ۱۲ باب ۳۸ کا یہ جواب دیتے ہین کہ خداوند نے معجزہ یونہ علیہ السلام کی دکھلانے کا وعدہ کیا ہے اور جیسا وعدہ کیا تھا اسکو پورا کیا یعنے مرکر تیسرے دن جی اوٹھا حالانکہ سب مسیحی اس بات پر متفق نہین ہین کہ مسیح نے وفات پائی اور تیسرے دن جی اوٹھے بہت فرقہ عیسائیون سے اس معجزہ کے منکر ہین علاوہ اس کے ہر چہار اناجیل سے بھی مسیح کا مرنا اور اسی جسم کے ساتھ تیسرے دن جی اوٹھنا قطعاً ثابت نہین ہے چنانچہ ہم مفصلاً اس مرکز کو منشور محمدی نمبر ۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵- مین قلمبند اور نیز بجواب نور افشان صفحہ ۳۰۶ جلد ۱۲ لکھ چکے ہین تاوقتیکہ اوسکا تصفیہ نہ ہو لے اور مجیب صاحب اوسکا جواب نہ دی لین یہ معجزہ پیش کرنا دلیل عجز کی ہے اور اسی آیت مین مسیح نے اپنی باقی معجزہ نکا انکار کیا ہے اسکا جواب آپنے نہین دیا تو بس اب یون کہو کہ سوائے ایک معجزہ مرکر زندہ ہونے کے مسیح نے کوئی معجزہ نہین دکھایا اور مسیح کا مرنا اناجیل سے مشتبہ ہے پس یہ ایک معجزہ بھی نہ ہوا۔

دوسری مسیح علیہ السلام نے از روے انجیل متی کی اسی باب کی یہ وعدہ فقط فریسیون اور صدوقیون سے فرمایا تھا اور یہی فریسی و صدوقی معجزہ کی بابت

تھے اور انہین کو حضرت مسیح نے بداء رحرام کار کہہ کر خطاب
کیا تھا پس جانے غور ہے کہ اگر مسیح وعدہ کرتے تو کس
واسطے ان لوگون کو اپنا تیسرے روز زندہ ہونا
نہ دکھلاتے اور عجب تر یہ کہ تم کہتے ہو کہ چالیس روز
تک مسیح بعد زندہ ہونے کے دنیا مین رہے مگر
اس عرصہ کثیر مین کبھی کسی بداء رحرام کار فریسی
اور صدوقی کو نظر نہ آئے حالانکہ جب وہ وعدہ
کر چکے تھے تو کیون نہین اسکو وفا کیا فقط اپنے معتقدون
حواریون کہنہ والون کو نظر آئے اور جس نے نہ پہچانا
اوس کو شناخت بھی کرائے اور یہ معجزہ ان کو
دکھلانا ضرور نہ تھا پس صاف ثابت ہے کہ نہ مسیح
نے وعدہ کیا اور نہ وہ مرکر جی اوٹھے اگر ایسا
ہوتا تو بہت فرقے مسیحیون کے کیونکر منکر ہوتے
تیسری تمام حواریون شاگردون رشتہ دارون
مسیح کو اوس کے جی اوٹھنے پر کمال شک رہا اور
منکرین برابر یقین کرتے تھے کہ ایسا نہوا وہ تیسرے
دن جی اوٹھے اور اسی لئے اونہون نے قبر پہرہ
بٹھا دیا تھا پس نہایت تعجب ہے کہ اگر مسیح اپنی
مرکر تیسرے دن جی اوٹھنے کا وعدہ فرماتے تو
معتقدین اور ایمان لانے والے کیون شک
کرتے اور کیون دبدہی مین رہتے اور منکرین
جن کو اس مرکا چھپانا مدنظر تھا ایسا جلد مجلس عام

مین کیونکر اقرار کر لیتے حالانکہ وہ لوگ بہمہ وجوہ
کو معاذ اللہ کاذب ومفتری سمجھتے تھے اور حواری
توبہ چشم دل اس واقعہ کے منتظر ہو کر قبر کی گرد و
نواح مین چھپے چھپے نگران حال رہتے نہ کہ برخلاف
اس کے شک وشبہ مین رہتے۔

چوتھی۔ مسیح نے اس معجزہ کو بداء رحرامکار کے
دکھلانے پر مشروط کیا تھا نہ کہ ایماندار دین
معتقدون کو سو جن کو مسیح نظر آئے ان مین کوئی
بداء رحرامکار نہ تھا اگر تھا تو ان کے نام بتلاؤ
چونکہ شرط معجزہ پوری نہ ہوئی اس لئے ہم جزماً
کہتے ہین کہ مسیح نے وعدہ نہین کیا تھا اور نہ وہ
مرکر زندہ ہوئے۔

پانچوین اگر بفرض محال مجیب صاحب کا جواب صحیح
سمجھین تب بھی یہ معجزہ نہین ہو سکتا کیونکہ اس طرح
سے تو مر کر بہت زندہ ہو گئے ہین اور معجزہ وہ
عجیب وغریب واقعہ ہے کہ جس کو اہل دنیا کے کانون
نے نہ سنا ہو اور ان کے نزدیک قانون قدرت
کی خلاف ہو سو اسمین کوئی تعجب انگیز امر نہین ہوا
اگر آپ اور لوگون کے زندہ ہونے کی سند طلب
کرین گے تو آپ کو بلا ریب معتبر سند دیجاویگی اور
ایک چھوٹی سی بات ہے کہ تازہ مردہ مکھی کو
نمک مین دبا دیجئے اور پھر اوسکو زندہ دیکھئے
چھٹی متی ۲۷ باب ۶۲-۶۵ مین لکھا ہے کہ یہودیون
نے قبر کی محافظون کو رشوت دیکر اعلان کرایا
کہ مسیح کے شاگرد مسیح کے نعش کو چرا لیگئے پس اگر

ستی ۲۷ باب ۱۶ مرقس ۱۶ باب ۱۰-۱۴ - لوقا ۲۴ باب
۱۰-۱۲-۲۴ و ۳۶ یوحنا ۲۰ باب ۱-۱۰ و ۱۴ و ۲۵-۲۱ باب
۲۰ کو دیکھو۔ ستی ۲۷ باب ۶۲-۶۶ کو دیکھو۔

مسیح زندہ ہوتے تو ان کے روبرو زندہ موجود ہوتے
تاکہ ان کا فریب معلوم ہوجاتا اور معجزہ کی صداقت
ہوتی مگر ایسا نہین ہوا اور یہودی آجتک یہی کہتے
ہین کہ مسیح کی لاش چوراتی گئی۔
علاوہ اس کے معجزہ نمائی کا خود انبیا رسل
کو نہین ہوتا اور بدون ادعا و التجا انبیا و رسل
سے خواہ مخواہ معجزہ نہین دکہایا جاتا چنانچہ دیکھو
موسیٰ وغیرہ جملہ انبیا کی معجزات سو حضرت مسیح کو
بقول تمہارے اور شہادت اناجیل کے یہودیون
نے زبردستی پکڑ کر صلیب دیدیا حضرت مسیح کا خود
منشا نہ تہا کہ مین موت کا پیالہ پیون چنانچہ اونہون
نے تین بار نہایت عجز و انکسار سے زار زار ہو صلیب
نہونے اور موت سے بچنے کی دعا مانگی پس اگر یہ
معجزہ مسیح کو حسب وعدہ ضرور دکہانا تہا تو خدا سے
اوسکی ظہور کی دعا مانگتے نہ کہ اوسکے خلاف شرایط
معجزہ سے اپنی معجزہ کی تردید چاہتے لہذا جواب مدرس
صاحب کا کسی نمط صحیح نہین ان کو لازم ہے کہ پہلے
مسیح کے موت کو ثابت کرین اور نمبر ۳۱ و ۳۲ و ۳۳
و ۳۴ و ۳۵ وغیرہ منشور محمدی کا جواب دین اور
ان وجوہات کو غور کرین تب یہ دعوے کرین کہ
اونہون نے متی ۱۲ باب ۳۸ مین تو بڑا بہاری معجزہ
نمائی کا دعوی کیا اور اوس کو پورا ہی کیا۔ اور
نیز ان کو یہ بہی لازم ہے کہ سوائے متی ۱۲ باب ۳۸
کے جہان جہان مسیح نے معجزہ کی قطعاً انکار کیا ہے
جن کو ہم اوپر لکہہ چکے ہین ان سب کا جواب دین اور
اپنے دعوی کو فیر مدلل نہ چہوڑین اگر سب کا جواب
نہ ملا تو انکی شکست اور عجز سمجہا جاویگا مگر کوئی بات
بے دلیل نہو۔
قولہ اب رہی پیشین گوئی سو قرآن مین کوئی پیشین
گوئی بہی مذکور نہین ہوی۔
اقول جیسا معجزات کے باب مین آپ کا کذب زور
و دروغ خاص انہین چار آیتون مستدل سے ہمنے ثابت
کر دکہایا ہے اور آپ کا صریح تعصب ثابت کیا ہے
اسی طرح سے در باب پیشین گوئی کے آپ بالا سند بلا دلیل
اتہام و افترا کرتے ہین چنانچہ آیندہ معلوم ہوجاتا ہے
قولہ ہان دو ایک آیتین ہین جن کو مولوی لوگ
پیشین گوئی قرار دیتے ہین لیکن یہ اون کی زبردستی
ہے موقع مبنی کو پیشین گوئی بتاتے ہین اگر ایسی باتین
پیشین گوئی مانی جاوین تو بموجب اس شرط کے ہر
شخص نبی ہوجائیگا خواہ وہ کیسا ہی کیون نہو۔
اقول کل قرآن پیشین گوئیون سے معمور ہے موقع
مبنی کو ان سے کچہ تعلق نہین ہے صرف آپکا تعصب و
زرندادہ پیشین گوئیون کو موقع مبنی کہتا ہے موقع
مبین کے خیالات ہمیشہ صحیح اور واقعی نہین ہوتے
اور اکثر اوقات اون کی خیال کے مخالف وقوع مین آتا
ہے افسوس ہے کہ پیشین گوئی اور موقع مبنی مین
آپ فرق نہین کرتے غالبًا یہ خیال آپ نے یہودیون
اور ملحدون سے سیکہا ہے کہ مسیح کی پیشین گوئی کو وہ
بہی ایسا ہی خیال کرتے ہین خواہ آپ یہودیون کی
تقلید فرماتے یا ملحدون کی مرید بنتے ہم بہر صورت

آپ کی خدمت گذاری کو کمربستہ ہین انشاء اللہ تعالے

قولہ چنانچہ معاملہ روم و روس مین ہر شخص اپنی
اپنی عقل سے موافق نتیجہ بیان کرتا تہا اور آخر کو بہتون
کی رائے سے موافق ہوا تو کیا وہ نبی ہوگئی توبہ توبہ
اقول یہ خیالات واردات سے پہلے نہین ہوتین بلکہ
جب اسکا وقوعہ ہونے لگتا ہے تب لوگون سے
مختلف خیالات پیدا ہوتے ہین اور بعض سے خیال
جو موافق واقعہ کے مخالف ہوجاتا ہے اس کو پیشین
گوئی سے کچہ تعلق نہین پیشین گوئی وہ ہے کہ خدا
اپنے نبیون کی معرفت آیندہ ہونے والی باتون
کی خبر دے اور اسی کی مطابق بلاکم و کاست ظہور
مین آوے ایسی پیشین گوئی کو موقع مبنی کہنا آپکی
بے دینی اور کلام خدا سے برگشتگی ہے کیونکہ قرآن مین
وقوع سے پہلے واقعہ کی واقع ہونے کی خبر دیگئی ہے
نیز مثل جنگ روم و روس کی کہ جب یہ جنگ
روم و روس) شروع ہوی اور چندین اس کو
قیام ہوا تب لوگ جدا جدا اپنے خیالات و زعمے
لگے کوئی کچہ کہتا تہا کوئی کچہ اور مزہ رہتا کہ کسی کسی
کی بات سچ ہوتی ایسے ہی اب جنگ مصر مین لوگ خیال
کرتے ہین کہ مدد کو پہونچتے ہی عدو فرد ہوجاویگا
اور بعض اسکی ضد بیان کرتے ہین کہ غدر کو اور ترقی
ہوگی سو مزہ دران دو باتون مین سے ایک واقع
ہوگی اور کوئی ان خیال جہوٹا اور کوئی سچا ہوجاویگا
مگر یہ خیال بعد ہی کے گہڑے ہوئے اور فتحیاب ہونے
سے پہلے کسنے نہ کیا تہا پس پیشین گوئی واجب غیب قرآن

منشور
کی ان خیالات سے بری ہین کیونکہ اسکی سب
غیب مدتون پہلے اور اہل الرائے کے راے سے
بیان کی گئی ہین اور بعینہ اسیکی موافق ہوا اور ہوا
جاتا ہے اور ہوگا برخلاف اہل الرائے کے کہ کبہی
جہوٹی اور کبہی سچی ہوتی ہین چنانچہ معاملہ روم
روس مین بہی سب سچی نہ ہوے اور اوسکا تم نہ
اقرار کرتے ہو۔
قولہ اسی طرح وہ آیتین ہین جن کو مولوی صاحبان
پیشین گوئی ٹہرا رہے ہین چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم
ایک آیت ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔
اقول افسوس ہے کہ آپ بلا دلیل جو چاہتے ہین کہدیتے
ہین اور یہ نہین خیال کرتے کہ جب منصفین کی رو سے
ہماری بات پیش ہوگی تو ہم کیا ٹہرین گے اور اس
حق کیا کہین گے۔ اگر وہ سب آیتین ہی کہدیتے تو
آپ کی زیادہ تر بے دینی و بیخبری و گہاوی جاتا
خیر آپ کی بے دینی کا یہی ایک آیت نمونہ ہے۔
قولہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض من بعد
غلبہم سیغلبون۔ فی بضع سنین۔ مغلوب ہوگئے ہین
رومی پیچ بہت نزدیک زمین کے یعنے شام کے اور
وہ پیچے مغلوب ہونے اپنے کے عنقریب غالب آوینگے
بیچ کئے ایک برس کے اندر۔ اس آیت کی حقیقت یہ
کہ خسرو پرویز پادشاہ ایران نے شاہ روم کو
شکست دیکر شام کا ملک چہین لیا تہا اور سپہ محمد صاحب
نے اپنی یارون مین اپنی راے بیان کی اگرچہ اوس
وقت روم مغلوب ہوگیا مگر وہ زبردست ہین

و چار برس مین کچھ نسبت ہے تو کیونکر ایران تباہ
ہوگیا اور روم کسی وقت مین کمزور نہ تھا اور یہ شکست اتفاق
سے ہوئی کمزور نہ تھا تو اس صورت مین ایران کا غالب
ہوکر پھر مغلوب ہوجانا اہل ائرلے کے خیالات سے
باہر تھا خصوصاً ایسی صورت مین کہ ایران کے برس
تک ممالک روم پر من کل الوجوہ قابض و دخیل
رہا ہو اور غلبہ شاہانہ ایران کے جانب پایا گیا ہو
تو پس جب قبل از غلبہ ایران بقول تمہارے یہ دو تو
سلطنتین قوت مین ایک دوسرے سے کم نہ تھین اس
لئے جب ایران کو غلبہ ہوا تو غالباً روم کو ایران
کی قوت مین ہمسری نہ رہی اور روم مین ضعف
سلطنت آگیا اور تواریخ اسبات پر بھی ناطق ہین
کہ اوس زمانہ مین سلطنت ایران روم سے بہت حصہ
قوت مین زیادہ تھی ایسے حال مین روم کا غلبہ پانا
محال عقل تھا چنانچہ اوسوقت سے اہل ائرلے سے
خیالات بھی یہی تھے کہ اب روم کو غلبہ نہ ہوگا۔
اور کوئی یہ خیال نہ کرتا تھا کہ ایران مغلوب ہوجائیگا
کیونکہ کوئی صورت تغلب روم عقل سے نزدیک
نہ معلوم ہوتی تھی اور ایک بات اور قابل غور
ہے کہ اس پیشین گوئی کی مطابق سات برس سے

بعد روم کو ایران پر غلبہ ہوا اور سات برس تک
برابر ایران روم پر غالب و کامیاب رہا پس کیا
عقل اتفاق پر سوا ان کی خبر باوجود عدم اسباب غلبہ
روم کے روم کے غالب ہونے کی خبر دیتے اور اگر
روم مین کچھ قوت عقل تو کیا سات برس تک ایسی
ذلت گوارا کرتے ہرگز نہین۔

اگر ایسے پیشین گوئیان کو اسطرح قرار دیا جائیگا تو
اناجیل مقدس کی پیشین گوئی جو تین سو سال سے
پہلے یا بعد وقوع مین آئین اور بعض غلط ہوئین کب
قابل اعتبار رہین گے۔ آنحضرت کی معجزہ بینی اور
تخیل عقلی کا کوئی اسباب و سامان نہ تھا بلکہ سب لوگ
برخلاف آپ کے کہتے تھے کہ ایران کبھی مغلوب نہ
ہوگا مگر جسقدر اناجیل مین پیشین گوئیان ہین سب
معجزہ بینی پر مبنی ہین چنانچہ بعد اختتام مضمون (نبوت
محمدی کی تحقیق کی) آپ کو سمجھا دیے جاوینگے۔

تفسیر حسینی جلد ثانی سورہ روم پارہ ۲۱ ص ۱۷۴
غلبت الروم - مغلوب شدند رومیان و فارسیان
بر ایشان غلبہ کردند - فی ادنی الارض - و نزدیک
ترین زمینی کہ عرب را باشد نسبت بزمین روم و آن
اردن و فلسطین بود و یا آنکہ بیابان اذرعات
و بصری - و آنچنان بود کہ خسرو پرویز شہریار
پرخان را کہ دو امیر دے بودند با لشکر بگیران
فرستاد تا بعضے از ولایت روم بگرفتند و مردم روم
منہزم گشتند - و در سال نہم بقول اصح از مبعث
پیغمبر صلعم این خبر بمکہ رسید کافران شادمان شدند

از روے شماتت باہل ایمان گفتند کہ شما ترسایان
اہل کتابید و ما و فارسیان امیانیم پس از غلبہ فارس
بر روم تفاول می کنیم کہ ما بر شما غالب خواہیم گشت
حق سبحانہ آیت فرستاد و بیان کرد و نیز و بیان
من بعد غلبہم. پس از مغلوب شدن ایشان سیغلبون
زود باشد کہ غالب شوند. فی بضع سنین. در اندک
سالی کہ میان سہ و نہ باشد. صدیق رض بعد از نزول
این آیت مشرکان را گفت چشم شما روشن مباد بخدا
کہ اہل روم بر مردم فارس غالب خواہند شد در
بضع سنین. ابی بن خلف گفت نہ چنین است و ما با تو
گرو می بندیم پس بر دہ شتر جوان و مدت سہ سال
شرط کردند و حضرت صدیق صورت حال بعرض حضرت
رسالت پناہ صلعم رسانید آنحضرت صلعم فرمود کہ بضع
میان ثلثہ و تسعہ است و برد در مدت و مال مقامری
ابو بکر رض باز گشتہ تا نہ سال بر صد شتر مراہنہ کردند
و ضمان از یک دیگر بستند و در روز بدر کہ مسلمانان
بر قریش غالب گشتند خبر غلبہ روم بر فارسیان
رسید. و گویند این خبر روز حدیبیہ محقق شد و حضرت
صدیق رض صد شتر از ابی بقبول اول و از ضمان وے
بقبول ثانی بستند چہ ابی در حرب احد کشتہ شدہ
بود. و حضرت صلعم فرمود کہ تصدق بہ. یعنی صدقہ
بدہ البتہ این آیت اخبار ست از امور کائنہ
و مستقبلہ و آن از جملہ اقسام اعجاز قرآن ست.
للہ الامر. مر خدائے تعالی را ست حکم و فرمان
من قبل پیش از غلبہ فارس بر روم. و من بعد

و از پس غالب شدن روم بر فارس یعنے در ہمہ وقت
قضایا و ما فذست در ہمہ کار. و در قبضہ اقتدار او ست
و کشف الاسرار گفتہ کہ قبل از ل ست و بعد ابد یعنے
امر ازلی و ابدی او را ست کہ خداوند ازلی و ابدی است
و یومئذ. و آن روز کہ روم بیان بر فارسیان غلبہ کند
یفرح المؤمنون. شادمان خواہند شد مومنان. بنصر اللہ
بیاری کردن خدائے تعالی مر اہل کتاب را بر قوم کہ کتاب
ندارند چہ در این صورت انقلاب تفاول است و ظہور
صدق اخبار مومنان در بردن گرو از دیا یقین
صحابہ رض پس البتہ مومنان شاد و خورم خواہند بود
و گفتہ اند فرح بآن ست کہ بعضے از اعدائے دین بر بعضے
غلبہ کردند و جمعے را نابود ساختند و آن چنان بود کہ
شہریار و فرخان بر بعضے بلاد روم غالب گشتند و
پرویز بحمایت اہل فارس غرض بر ہر دو برادر متغیر گشت
و خواست کہ یکے را بر دست دیگرے ہلاک کند و ہر دو
بر صورت حال واقف گشتہ کیفیت بقیصر روم عرض داشت
کردند و این ترسائی اختیار نمودند و سپہدار لشکر روم
شدند و فارسیان را مغلوب ساختہ بعضے از بلاد ایشان
بگرفتند. بنصر اللہ یاری میدہد خدائے تعالی من یشاء. ہر کرا
میخواہد و ہو العزیز الرحیم. و او غالب ست انتقام کشد از
جمعے مہربانست غلبہ دہد ہر جمعے را بر جمعے وعد اللہ. وعدہ کرد
خدائے تعالی غلبہ روم یا فرح مومنان وعدہ کردنی
لا یخلف اللہ وعدہ. خلاف نمیکند خدائے وعدہ خود چہ دروغ
بروے ممتنع ست بلکہ لست می سازد. ولکن اکثر الناس لا
یعلمون. لیکن بیشتر مردمان نمی دانند صحت وعدہ او را. باقی آیۃ

مطبع بحر الاسلام بنگلور بین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔